سوشل میڈیا اور ہماری ذمّہ داریاں

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے چند فوائد

برادرانِ اسلام! آج ہم جس دَور سے گزر رہے ہیں، یہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا زمانہ ہے، بلا شک وشبہ دورِ جدید کی یہ ایک ایسی ایجاد ہے، جس کی بدَولت ساری دنیا ایک گلوبل ویلج (Global Village) میں تبدیل ہوکر رہ گئی ہے، اس کے ذریعے انفارمیشن (Information) کا حصول بہت آسان ہوچکا ہے، نوجوان نسل کو تعلیم میں مدد درکار ہو تو وہ صرف ایک کلک (Click) کے ذریعے اپنی مطلوبہ تعلیمی معلومات حاصل کرسکتے ہیں، گھر بیٹھے دنیا کی اچھی سے اچھی یونیورسٹی میں داخلہ لے سکتے ہیں، بینک، اسکول، دفاتر، بزنس، اخبارات، سیاست، مذہب، معیشت، مُعاشَرت، الغرض دنیا کے ہر شعبہ سے متعلق معلومات اور مسائل کا حل، چند منٹوں

میں تلاش کر سکتے ہیں، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی بدَولت بڑے سے بڑے فاصلے سمٹ چکے ہیں، اور باہمی رابطہ بھی بہت آسان ہو گیا ہے۔

ایک وقت وہ تھا کہ جب لوگ بیرونِ ملک مقیم اپنے عزیزوں کی شکل دیکھنے، اور ان کی آواز سننے کو ترس جایا کرتے تھے، لیکن جدید میڈیا کی بدَولت آپ واٹس اپ (WhatsApp)، ایمو (IMO) یا اسکائپ (Skype) وغیرہ ایپس (Apps) کے ذریعے، دنیا کے کسی بھی کونے میں، اور کسی بھی وقت اپنے پیاروں سے، نہ صرف گھنٹوں باتیں کر سکتے ہیں، بلکہ ویڈیو کال (Video Call) کے ذریعے انہیں براہِ راست دیکھ بھی سکتے ہیں، اپنی خوشی، غمی میں انہیں بھی شریک کر سکتے ہیں۔

عزیزانِ ملّتِ اسلامیہ! اسی طرح ہم دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے لوگوں کے ساتھ بھی تعلقات استوار کر کے، باہم مذہبی و مُعاشرتی غلط فہمیوں کو دُور کر سکتے ہیں۔ دینِ اسلام کے بارے میں کتب اور ویڈیوز کو اپلوڈ کر کے پوری دنیا تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ اپنے کسی بھی مُعاملہ یا مسئلہ میں مختلف ایکسپرٹ اور مُعاملہ فہم لوگوں سے مشاوَرت بھی کر سکتے ہیں۔ الغرض اس تیز رفتار اور جدید دَور میں انٹرنیٹ اور اس سے متعلقہ ذرائعِ ابلاغ، ایک اعتبار سے نعمتِ الٰہی اور عطیۂ خداوندی بھی ہیں۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾[1] "تمہارے پاس جو نعمت ہے، سب اللہ کی طرف سے ہے"۔

---

(١) پ ١٤، النحل: ٥٣.

حضراتِ گرامی قدر! نعمت دَر نعمت کے حصول کے لیے لازم ہے، کہ پہلے سے عطا کردہ نعمتوں پر اللہ رب العالمین کا شکر ادا کیا جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ﴾[1] "اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اَور زیادہ دُوں گا"۔

میرے بھائیو! شکرِ نعمت کے لیے چاہیے، کہ بندہ نیکی و بھلائی کے کاموں میں رِضائے الٰہی عزّوجلّ کے حصول کے لیے اپنا مال خرچ کرے، اُس کی عبادت کر کے اپنی آخرت سنوارے، اور جدید دَور کے تقاضوں کے پیشِ نظر، نت نئ اِیجادات میں مہارت حاصل کر کے، مثبت اور شرعًا درست استعمال کے ذریعے، اپنے مذہب، ملّت اور ملک وقوم کو خوب فائدہ پہنچائے۔

سوشل میڈیا کے منفی اثرات

عزیزانِ گرامی قدر! جہاں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے اس قدر فوائد ہیں، وہیں اس کے کئ منفی اثرات بھی ہیں، عام طور پر ہمارے لوگوں نے اسے منفی سرگرمیوں کے لیے زیادہ استعمال کر رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج یہ چیز نعمت کم اور زحمت زیادہ محسوس ہو رہی ہے؛ کیونکہ اس کے غلط استعمال کے سبب، ہماری تہذیب و تمدّن اور مذہبی مُعاملات سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، ہماری نوجوان نسل اپنی تہذیب سے بیگانہ ہوتی چلی جا رہی ہے، اپنے رہن سہن کے طور طریقوں اور

---

(۱) پ۱۳، إبراهيم: ۷.

اندازِ گفتگو کو اپنانے میں انہیں عار محسوس ہوتی ہے، جاہلیت کے اَطوار اور ہندوؤں کے رسم ورَواج کو جدید فیشن سمجھ کر اپنانے میں، ہماری قوم اس قدر آگے نکلی جارہی ہے، کہ ان میں سے بعض نے تو اپنے دین ومذہب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔

نوجوان بچیاں گھر کے بند کمروں میں غیر محفوظ ہو چکی ہیں، بعض تو اپنے ہی ہاتھوں اپنی عزّت وعصمت کو نیلام کرنے لگی ہیں، ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد ایک دوسرے سے بیگانے ہو چکے ہیں، طلبہ وطالبات اپنے فارغ اوقات میں مطالعۂ کتب کے بجائے، چیٹنگ (Chatting) کی صورت میں فضول گفتگو کے ذریعے اپنا قیمتی وقت برباد کرتے رہتے ہیں۔ حقائق کے برعکس فیس بک (Facebook) کی بعض فیک پوسٹوں پر نازیبا کمنٹس کی صورت میں، گالی گلوچ، غیبت، چغلی، بد کلامی بد تہذیبی، اِلزام تراشی اور بہتان بازی کا بازار بھی خوب گرم رہتا ہے۔

میرے بھائیو! آج کا یہ میڈیا جہاں انفارمیشن (Information) کا بہت بڑا ذریعہ ہے، بد قسمتی سے وہیں اسے غلط اور نامناسب معلومات کے فروغ میں بھی، بطورِ ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے۔ سیاسی جماعتیں اپنے مخالفین پر اس کے ذریعے کیچڑ اُچھال رہی ہیں، جبکہ دہشت گرد بھی اپنے مذموم پروپیگنڈہ اور ناجائز مقاصد کے حصول کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال خوب کر رہے ہیں۔ جبکہ نام نہاد مہذّب یورپی ممالک سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم انتہاء پسند، یہود ونصاریٰ اور ہُنود بھی، اسی میڈیا کو ہمارے نبیٔ کریم مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی شان میں گستاخی کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

سوشل میڈیا کے ذریعے توہین آمیز کارٹونز (Cartoons) کا مقابلہ کرواکر، اُمّتِ مسلمہ کی دل آزاری کا سامان بھی کیا جارہا ہے۔ شخصی آزادی کا غلط استعمال بھی خوب ہو رہا ہے، جس کا جو جی چاہتا ہے، وہ سوشل میڈیا پر اَپلوڈ کر دیتا ہے، ایک دوسرے کے لیے قوّتِ برداشت ختم ہوتی جا رہی ہے، کوئی کسی کی رائے کا احترام کرنے کو تیار نہیں۔ لوگ بلا سوچے سمجھے اپنا ذاتی ڈیٹا (Data) شیئر (Share) کررہے ہیں، جسے جرائم پیشہ گروہ بلیک میلنگ کے لیے استعمال کر کے، لوگوں سے لُوٹ مار کررہے ہیں، اُن کی عزّتوں سے کھیل رہے ہیں، اُن کے بارے میں غلط اور بے بنیاد تہمتوں کا بازار گرم کررہے ہیں۔

یاد رہے کہ کسی بھی مسلمان کو بے قصور تکلیف واَذیت دینا حرام ہے، نیز اللہ تعالی کی شدید ناراضگی کا بھی سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾[1] "جو ایمان والے مَردوں اور عورتوں کو بے قصور ستاتے ہیں، انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لے لیا!"۔

میرے عزیز دوستو! کسی مسلمان کو تکلیف واِیذا دینا، کسی کے عیبوں کی ٹوہ میں لگے رہنا، کسی کے عیبوں کو لوگوں میں مشہور کرنا، کسی کے بارے میں اَفواہیں پھیلاتے رہنا، کسی کے راز جاننے کی کوشش کرنا، اور انہیں لوگوں میں عام کرنا، شرعًا نا جائز

---

(۱) پ۲۲، الأحزاب: ۵۸.

وحرام ہے۔ اگر ہم میں سے کسی کو موبائل کال، Sms یا انٹرنیٹ کے ذریعے کسی مسلمان کا کوئی راز، عیب یا غلطی معلوم ہو جائے، تو ہرگز ہرگز اسے انتہائی شدید مجبوری یا ضرورت کے بغیر کسی سے بیان نہ کیا جائے؛ کیونکہ اس طرح اس مسلمان کی اِیذارَسانی، عیب جُوئی اور راز اِفشانی کے قوی اِمکانات ہیں، اور یہ سب کام یقیناً ناجائز وحرام ہیں۔ بُری بات اور بُرے کام اچھے اَخلاق اور شرافت کے مُنافی ہیں۔

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الإِيمَانُ قَلْبَهُ! لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ؛ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ!»[1] "اے وہ لوگو جو صرف اپنی زبان سے اسلام لائے، جبکہ ایمان ابھی اُن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت مت کرو! اُن کی عیب جُوئی مت کرو! جو اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا، اللہ تعالی اس کے عیب کو ظاہر فرما دے گا، اور اللہ تعالی جس کے عیب کو ظاہر فرما دے، وہ اپنے گھر میں بھی ذلّت ورسوائی سے نہیں بچ سکتا!!"۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في الغيبة، ر: ٤٨٨٠، صـ٦٨٨.

فحش اور بیہودہ مواد کی تشہیر

حضراتِ گرامی قدر! انٹرنیٹ کی بڑی اور سب سے خاص برائی، فحاشی وعُریانیت پر مبنی فلمیں، گانے، بے حیائی کے مَناظر، اشتہارات کے نام پر بیہودگی، مشرکانہ رسم ورَواج، نجی معلومات کی فریب دہی، اور فحش پیغامات ومَواد کی باہم ترسیل وتشہیر ہے، اور یہ سب شیطان کی طرف سے ہماری آنکھوں اور کانوں کی لذّت کا سامان، اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآنِ کریم میں بے حیائی پھیلانے والوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾[1] "یقیناً جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں، کہ مؤمنوں میں بے حیائی پھیلے، ان کو دنیا وآخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہے"۔

میرے پیارے بھائیو! نیکی اور گناہ میں تمیز رکھنے کا شُعور ہوتے ہوئے بھی، بعض نادان لوگ ان بے حیائی پھیلانے والی چیزوں کے دِلدادہ نظر آتے ہیں، لیکن ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اپنے ہر قول وفعل میں، شرعی حُدود وقُیود کا خیال رکھنا ضروری ہے، پھر چاہے وہ کوئی سائنسی اِیجاد ہو، یا روزمرہ زندگی سے متعلق کوئی کام، ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے جسم کے ہر ہر حصے سے بازپُرس ہوگی، چاہے وہ کان آنکھ ہو، یا پھر دل

---

(١) پ١٨، النور: ١٩.

ہو، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾[1] "کان، آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے!"۔

لہذا جب ہم سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہیں، تو ہمیں چاہیے کہ تصاویر اور ویڈیوز دیکھنے میں (چاہے خلوَت ہو یا جلوَت) ہر جگہ اللہ رب العزّت سے ڈرتے رہیں! چونکہ ہمارا شیئر (Share) کیا ہوا مواد صرف ذاتی اکاونٹ تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کی شیئرنگ کا دائرہ شبانہ روز وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے، بے شمار لوگ اسے دیکھتے ہیں، اور ہمارے نامۂ اعمال میں انگنت لوگوں کے سنگین گناہوں کا بوجھ بھی درج ہوتا رہتا ہے۔

بلا تحقیق کسی بات کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرنا کیسا؟

عزیزانِ محترم! کئی باتیں ایسی ہیں، جو انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا کے ذریعے ہمارے علم میں آتی ہیں، اور ہم بلا تحقیق وبلا احتیاط انہیں آگے شیئر (Share) کر دیتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا عقل ودانش کے بھی خلاف ہے! ایسی چیزیں شیئر کرنے کے بعد بسا اوقات شرمندگی کا سامنا بھی ہوتا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص ہمارے ساتھ کسی دوسرے مسلمان بھائی کے بارے میں، کوئی ایسی پوسٹ یا ویڈیو شیئر کرے، جو کسی

---

(۱) پ۱۵، الإسراء: ۳٦.

مسلمان کے لیے نَدامت وعار یا بدنامی کا باعث ہو، تو اس کی تشہیر کرنے کے بجائے اسے چُھپانا، اور لوگوں سے پوشیدہ رکھنا لازم ہے!۔

جن جن مقامات پر شریعتِ اسلامیہ نے اجازت دی ہے، وہاں بھی بلا تحقیق کسی کی پوشیدہ بات لوگوں سے بیان کرنا جائز نہیں؛ کہ کہیں ہماری طرف سے کسی مسلمان کو اِیذا نہ پہنچے! کہیں ہماری کوتاہی کسی مسلمان کی بدنامی وآبروریزی کا باعث نہ بن جائے! کہیں ہماری نادانی وبے احتیاطی، کسی کے گھر بار، کیرئیر (Carrier) اور زندگی کی بربادی کا سبب نہ بن جائے!، اور بعد میں ہمیں نَدامت وشرمندگی اُٹھانی پڑے! اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے، تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے اِیذا نہ دے بیٹھو! پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ!"۔

لہٰذا کتاب وسنّت کی اِن تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے، ہمیں بغیر سوچے سمجھے کسی بھی خبر یا پیغام (چاہے وہ قرآنِ کریم یا حدیثِ پاک کا نام لے کر کہی گئی ہو) کو کلک کر کے شیئر کرنے کی جلد بازی سے بچنا چاہیے، اللہ تعالی سے ڈرتے رہنا چاہیے، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہنا چاہیے؛ کیونکہ یہی اللہ عزّوجلّ کا حکم ہے، ہمارا پیارا پروردگار

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ٦.

جَلَّ جَلَالُہٗ فرماتا ہے: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ!"۔

اسی طرح ہم میں سے کوئی، جب فرمانِ الٰہی یا حدیثِ رسول بیان کرے، تو پوری تحقیق کے ساتھ بیان کرے، اپنی طرف سے اس کو قرآنِ کریم یا حدیثِ مبارک نہ بتائے، اگر ہمیں کوئی ایسی بات سوشل میڈیا، انٹرنیٹ یا کسی دوسرے ذریعہ سے معلوم ہو، تو اسے بھی بنا تحقیق آگے شیئر نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ کبھی کبھی ایسا کرنا بہت بڑے گناہ، اور جہنم میں جانے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ كَذِباً عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ!»[2] "میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا، اور کسی دوسرے پر جھوٹ باندھنا، دونوں برابر نہیں! بلکہ جو مجھ پر جان بُوجھ کر جھوٹ باندھے، اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے!"۔

لہٰذا جب تک حدیثِ پاک کا صحیح علم نہ ہو، اُسے حدیثِ رسول کہہ کر بیان کرنا، یا سوشل میڈیا پر شیئر کرنا حرام ہے؛ کیونکہ یہ حضور نبئ کریم ﷺ پر جھوٹ اور بہتان باندھنے کے مترادِف ہے، لہٰذا ہم سب پر لازم ہے کہ کسی ماہر عالمِ دین

---

(١) پ١١، التوبة: ١١٩.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ١٢٩١، صـ٢٠٦.

کے ذریعے، پہلے ان باتوں کی تحقیق کرلیں؛ تاکہ بات پختہ ویقینی ہو جائے، تب اسے لوگوں سے بیان کریں، اور فیس بک وغیرہ پر بھی شیئر کریں۔

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے استعمال کا شرعی حکم

حضراتِ ذی وقار! بعض لوگ انٹرنیٹ کے استعمال کو مطلقاً حرام بتاتے ہیں، حالانکہ درحقیقت ایسا نہیں ہے؛ کیونکہ جب انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا استعمال، جائز شرعی اُمور، تعلیم وتعلّم، تبلیغِ دین، درست آگاہی، بہتر مَقاصد اور تعمیری کاموں میں باہمی مدد کے لیے ہو، تو اس کے استعمال میں شرعًا کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا کا استعمال، ناجائز وحرام اور غیر شرعی اُمور، مثلاً فلمیں، ڈرامے، گانے باجے، فحاشی وعُریانی پر مبنی مَواد دیکھنے، اور نامحرم خواتین وحضرات سے بے تکلف اور بے پردہ گفتگو وغیرہ میں سہولت کے لیے کیا جائے، تو شرعًا اس کی اجازت نہیں، بلکہ ایسا کرنا حرام وممنوع ہے۔

انٹرنیٹ کے استعمال میں چند احتیاطی تدابیر

عزیزانِ گرامی قدر! بدقسمتی سے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا رجحان، ہمارے مُعاشرے میں بڑی تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے! اس کے باعث نوجوان نسل اور بچوں کے ذہنوں پر، مسلسل کاری ضرب لگائی جارہی ہے، مُعاندینِ اسلام بڑے منظّم اور غیر محسوس طریقے سے، ہمارے مذہبی جذبات کو سرد کررہے ہیں، ہماری نوجوان نسل میں فحاشی، عُریانی اور بے حیائی کو فروغ دے رہے ہیں، ان میں اَخلاقی بگاڑ پیدا کر کے مُعاشَرتی توازُن کو مضطرِب کیا جارہا ہے، غلط معلومات اور

جھوٹی خبروں کو سنسنی خیز انداز میں وائرل کر کے، ہمارا قیمتی وقت برباد کیا جا رہا ہے، نسلِ نو کو ذہنی و جسمانی طور پر مفلوج کرنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے، انہیں ان کے اپنوں سے دُور کیا جارہا ہے۔

چنانچہ اس سلسلے میں والدین کو اس سنگین صورتحال کا اِدراک کرتے ہوئے، ذہنی طور پر بیدار رہنے کی اَشد ضرورت ہے، انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا بیٹا یا بیٹی انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر کیا دیکھ رہے ہیں، یا کیا کر رہے ہیں! ساری ساری رات کمپیوٹر چلتا ہے، والدین سمجھتے ہیں کہ بیٹا یا بیٹی پڑھائی میں لگے ہوئے ہیں، جبکہ عموماً پڑھائی کے علاوہ اَور بھی بہت کچھ ہو رہا ہوتا ہے! والدین کو اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ اُٹھ کر کبھی دیکھ ہی لیں کہ بچہ کیا کر رہا ہے؟ اگر یہ نہیں کر سکتے تو کم از کم فحش مَواد پر مبنی مخصوص ویب سائٹس ہی کو بلاک کروا دیں، ورنہ اگر پانی سر سے گزر گیا، تو پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا!!۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! آج انٹرنیٹ ہماری ایک اہم اور بنیادی ضرورت بن چکا ہے، لہذا ہم کسی کو اس کے استعمال سے مکمل طور پر روک نہیں سکتے، اور نہ ہی ایسا ممکن نظر آتا ہے، دشمنانِ اسلام نے اس کے ذریعے ہماری تہذیب اور اَقدار کو تباہ و برباد کرنے کا پختہ عزم کر رکھا ہے! لہذا ہمارے علمائے دین، اسکول کالجز کے اساتذۂ کرام، اور مذہبی و ملّی تنظیمات کو چاہیے، کہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے مثبت استعمال پر زور دیں، اور نوجوان نسل کی ذہن سازی کرتے ہوئے ان کی درست رَہنمائی کریں؛ تاکہ وہ اپنا قیمتی وقت فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کے بجائے، تعلیم،

صحت اور اَخلاقیات پر مبنی مواد پڑھنے میں صرف کرے، اس تیز ترین ذریعۂ اِبلاغ کا خود شکار بننے کے بجائے، اسے اپنا ہتھیار بنائے، اور اس کے ذریعے اسلام دشمنوں کا مقابلہ کرے، اور اسے اسلام کی تبلیغ اور مذہبی ڈائیلاگ کا ذریعہ بناکر، غیر مسلموں کو دائرۂ اسلام میں لانے، مسلمانوں کی اِصلاح کی کوشش میں استعمال کرے!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اور ہماری آنے والی تمام نسلوں کو بُرے ماحول سے بچا، ہمیں اپنی عبادت، اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.